نقد و نظر

کیا مردے سنتے ہیں؟

عبدالرزاق ظہیر۔۔۔پتوکی

گوجرانوالہ سے ہمارے بریلوی بھائیوں کا ایک رسالہ نکلتا ہے ''رضائے مصطفیٰ'' پچھلے مہینے جولائی کا رسالہ دیکھنے کا اتفاق ہوا اس کے اندر درس قرآن کے حوالے سے عنوان ہے۔

''حضرات انبیاء اولیاء شہدا کی برزخی زندگی''

اور مضمون میں سارا زور اس بات پر ہے کہ مردے سنتے ہیں اہل حدیث کے معروف عالم دین پروفیسر حافظ محمد عبداللہ بہاولپوریؒ جنہوں نے تحریر و تقریر کے ذریعے شرک و بدعت کے دھجیاں اڑادی ہیں اور جن کا جواب قیامت تک کوئی مائی کا لعل نہیں دے سکتا۔ مضمون نگار نے کہیں ان کا رسالہ دیکھا ''کیا مردے سنتے ہیں'' اور جب ان کی کسی دلیل کا جواب نہ دے سکے تو جی بھر کر ان کو اور باقی اہلحدیث کو گالیاں دیں۔ شقی، گستاخ، بدبخت اور پتہ نہیں کیا کیا کہا ہم ان کی کسی گالی کا جواب تو نہیں دیں گے اس لئے کہ جس کے پاس ہوں ہی گالیاں وہ بیچارہ گالیاں نہیں دے گا تو اور کیا کرے گا۔ لیکن مسئلے کی وضاحت ہم اپنا فرض سمجھتے ہیں۔

ایک ہے دنیوی زندگی جس سے ہم سب واقف ہیں اور ایک ہے برزخی زندگی جس کے متعلق قرآن نے کہا وانتم لاتشعرون۔ کہ تمہیں اس کا شعور نہیں۔ اس لئے ہم برزخی زندگی کی نوعیت اور حقیقت جانے بغیر اس پر ایمان رکھتے ہیں لیکن اس کو دنیوی زندگی پر قیاس نہیں کر سکتے اس لئے کہ جس چیز کو ہم جانتے ہی نہیں اسے جانی پہچانی چیز پر قیاس کیسے کر سکتے ہیں؟

اب برزخ میں آدمی زندہ ہوتا ہے کلام کرتا ہے سوالوں کا جواب دیتا ہے اور اور جزا و سزا کا سلسلہ اس سے وابستہ ہے اور دیگر جتنی چیزیں ثابت ہیں ان میں کوئی اختلاف نہیں، اختلاف یہ ہے کہ کیا وہ زندگی دنیوی ہے اگر آپ کو اپنے عقیدے کا علم نہیں تھا تو کسی سے پوچھ لیتے۔

بریلوی حضرات کا عقیدہ یہ ہے کہ انبیاء اولیا اسی طرح بحیات حقیقی زندہ ہیں جیسے دنیا میں زندہ تھے کھاتے پیتے ہیں جہاں چاہیں آتے ہیں سنتے ہیں دیکھتے ہیں کائنات میں تصرف فرماتے ہیں۔ اور امتیوں کے اعمال کا مشاہدہ کرتے ہیں صرف ایک آن کیلئے ان پر موت طاری ہوتی ہے پھر ویسی ہی زندگی مل جاتی ہے (حالانکہ یہ عقیدہ صریح شرک ہے) لیکن آپ حضرات کی عادت یہ ہے کہ مسئلہ کو اس قدر خلط ملط کر دیتے ہیں کہ عام لوگ دھوکے میں آجائیں۔ ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام اولیاء عزام اپنی مبارک قبروں میں برزخی حیات کیساتھ زندہ ہیں۔ دنیوی زندگی وہ اپنی گزار چکے ہیں قرآن کہتا ہے: کل نفس ذائقة الموت (آل عمران)

کہ ہر چیز نے موت کا ذائقہ چکھنا ہے اور یہ آپ بھی مان گئے ہیں کہ ایک آن لیئے ن پ موت طاری ہوتی ہے اب موت سے بعد نیوی زندگی کی دلیل پیش کریں جو آپ کبھی نہیں کر سکتے۔

نہ خنجر اٹھے گا نہ تلوار ان سے
یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

قرآن تو مردوں کے متعلق کہتا ہے: ومن ورائهم برزخ الى يوم يبعثون (المومنون)

اور ان کے پیچھے قیامت تک کیلئے پردہ ہے۔

اب! اگر وہ مرنے کے بعد بھی تمہارے عقیدے کے مطابق سنتے دیکھتے ہیں تصرفات فرماتے ہیں تو اس آیت کا مفہوم کیا ہے؟

وما يستوى الاحياء ولا الاموات ان الله يسمع من يشاء وما انت بسمع من فى القبور (فاطر)

زندے اور مردے برابر نہیں (برابر کیسے ہوں وہ مردہ کیا ہوا جو سنے بھی) بیشک اللہ جسے چاہے سنادے اے نبی آپ بھی مردے کو سنا نہیں سکتے۔

اب آپ جس بات پے سیخ پا ہوئے ہیں کہ حافظ عبداللہؒ نے لکھا ہے کہ پتھر اور مردے میں

سننے اور دیکھنے کے اعتبار سے کوئی فرق نہیں جیسے پتھر میں سنے کی طاقت نہیں ویسے ہی مردے بھی سننے کی صلاحیت نہیں۔ آپ بتائیں کہ اسمیں کیا خرابی ہے جب کوئی جواب نہیں آیا تو گالیاں شروع کردیں۔ گالیاں تو آپ کو وراثتمیں ملی ہیں لیکن اہل علم اور اہل عقل کے نزدیک یہ کوئی جواب نہیں بلکہ لاجوابی کی ایک حالت ہے۔ حافظ صاحب نے جو بات کہی ہے وہ دنیا کے اعتبار سے کہی ہے کیونکہ مردے برزخ میں تو زندہ ہیں اگر آپ اس رسالے کا پہلا صفحہ ہی پڑھ لیتے تو آپ کو سمجھ آجاتی۔

لیجئے ان کی تحریر" جو مرجاتا ہے وہ اس جہاں سے چلا جاتا ہے اور برزخ میں پہنچ جاتا ہے اس جہاں یعنی دنیا کے اعتبار سے وہ مردہ ہے نہ سنتا ہے نہ بولتا ہے اگلے جہاں یعنی برزخ میں وہ زندہ ہے لیکن زندگی کو ہم نہیں سمجھ سکتے کہ ہم ان کو پکاریں اور وہ ہماری سنیں"

اگر آپ بضد ہیں کہ مردے اور پتھر میں فرق ہے تو تجربہ کرکے دیکھ لیں کسی پتھر کو بلائیں اور کسی مردے کو بھی اگر کوئی فرق آپ کو نظر آئے تو ہم کو بھی بتادیں آپ کو بھی علم ہے کہ مردوں کے سننے کی کوئی دلیل نہیں لیکن اپنی دوکانداری چلانے کیلئے کہ اگر اس کا انکار کریں تو قبروں پر نظریں نیازیں چڑھاوے گیارہویں وغیرہ یہ سب بند ہو جائے گا۔

جبکہ نبی اکرم نے فرمایا: خیرت بین البقیبی حتی اری ما یفتح علی امتی وبین التعجیل فاخرت التعجیل (فتح الباری ۱۳۲/۸)

مجھے اختیار دیا گیا ہے کہ میں دنیا میں زندہ رہوں یہاں تک کہ میں اپنی امت کی فتوحات کو دیکھ لوں یا پھر جلدی کروں (یعنی اللہ کے پاس چلا جاؤں اور دنیا کو چھوڑ دوں) تو میں نے جلدی جانے کو اختیار کرلیا۔ اس حدیث کو آپ بار بار پڑھیں اگر انبیاء مرنے کے بعد بھی امتوں کے اعمال کا مشاہدہ فرماتے ہیں تو معاذ اللہ یہ حدیث تو لغو ہوئی۔ لیکن حدیث تو لغو نہیں آپ کا عقیدہ باطل ہے۔

موصوف کو جب دنیوی زندگی کی کوئی دلیل قرآن وحدیث سے نہیں ملی تو ایک آیت جس میں برزخی زندگی کا ذکر ہے اس کو ذکر کرکے تاثر یہ دیا ہے کہ یہ دنیوی زندگی کی دلیل ہے ہم ان کے الفاظ میں ہی ان کی دلیل نقل کرتے ہیں۔

" اللہ تعالیٰ جل جلالہ قرآن پاک میں حبیب نجار رحمۃ اللہ علیہ کے واقعہ میں فرماتا ہے: کہ جب انہوں نے اپنے ایمان کا اعلان کیا اور قوم کے لوگوں نے انہیں شہید کردیا تو قیل ادخل الجنۃ۔ ان سے فرمایا کہ جنت میں داخل ہو اس پر انہوں نے کہا کہ کسی طرح میری قوم جانتی جیسی میرے رب نے میری مغفرت کی اور مجھے عزت والوں میں کیا (پ۲۳/ ا ع) سبحان اللہ کیسی شان ہے کہ شہادت کے بعد بھی کلام فرمارہے ہیں اور اپنی قوم کو یاد فرمارہے ہیں (رضائے مصطفیٰ)

اب ہم موصوف سے ہی پوچھتے ہیں کہ آپ کی ذکر کردہ دلیلیں کون سا لفظ ہے جو تمہارے دعوے کی دلیل ہے کہ مردے دنیوی زندگی کی طرح زندہ ہیں سنتے ہیں، دیکھتے ہیں، تصرفات فرماتے ہیں، اعمال کا مشاہدہ کرتے ہیں؟

نہ مذہب سے ہوئے واقف نہ دیں حق کو پہچانا
پہن کر جبہ و قبہ لگے کہلانے مولانا

یہ تو ہمارے موقف کی دلیل ہے کہ انبیاء اور اولیاء برزخی حیات کے ساتھ زندہ ہیں نہ کہ دنیوی حیات کے ساتھ اور حبیب نجار کا یہ فرمایا کہ کسی طرح میری قوم جانتی۔ اگر وہ قوم کو سنا سکتے تھے تو یہ کیوں کہا پھر کہتے میری قوم دیکھ لو جان لو مجھے یہ انعام ملا ہے۔ یہ تو بات ہے برزخی زندگی کی جس کو نہ دنیا والوں میں سے کسی نے سنا اور نہ وہ سنا سکتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے اس نے بذریعہ وحی اپنے پیغمبر کو اس واقعہ کی خبر دے دی ویسے اگر آپ نبی ﷺ کو دنیوی زندگی کے ساتھ زندہ ماننے پر ہی مصر ہیں تو کوئی عقلمند آپ سے پوچھ سکتا ہے کہ زندہ نبی کو دیوار کی اوٹ میں چھپانے میں کیا حکمت تھی۔ اس لئے کیا حاصل ہوا۔

نبی محترمؐ کی زندگی میں ابو بکرؓ نے مسند خلافت پر کیسے تشریف رکھی حضرت فاطمہؓ نے ترکہ کیوں طلب کیا کیا ان کو معلوم نہ تھا کہ والد کی زندگی میں یہ مطالبہ درست نہیں فتنہ ارتداد اور بعض دوسرے مصائب میں نہ صحابہ نے آنحضرت کی طرف رجوع کیا نہ آنحضرت نے کوئی مفید مشورہ دیا حالانکہ زندگی میں بوقت ضرورت دونوں ہی ایک دوسرے کی طرف رجوع فرماتے تھے۔

اگر آپ کو قرآن وحدیث سے کوئی دلیل نہیں ملی تو اپنے امام اعظم، امام ابوحنیفہؒ کا کوئی قول ہی پیش کردیتے کیا یہ آیت انہوں نے نہیں پڑھی کیا انہوں نے اس سے یہ استدلال کیا ہے کہ مردے سنتے ہوں وہ بھی تمہارے عقیدے کے سخت خلاف ہیں۔

رای الامام ابو حنیفۃ من یاتی القبور لاهل الفلاح فیسلم ویخاطب ویتکلم ویقول یا اهل القبور هل لکم من خبر وهل عندکم عن اثر انی اتیتکم من شهود ولیس سوا لی الا الدعاء فهل دریتم ام غفلتم فسمع ابو حنیفه بقول یخاطبه بهم فقال هل

اجابوا لک قال لا فقال له سحقا لک وتربت يداك كيف تكلم اجسادا لا يستطيعون جوابا ولا يملكون شيئا ولا يسمعون صوتا وقرأ وما انت بمسمع من فى القبور. (غرائب فى تحقيق المذاهب بحواله قبر پرستی)

امام ابو حنیفہ نے ایک شخص کو دیکھا جو کچھ لوگوں کی قبروں کے پاس آ کر ان سے کہہ رہا تھا اے قبر والو تمہیں کچھ خبر بھی ہے اور کیا تمہارے پاس کچھ اثر بھی ہے میں تمہارے پاس کئی مہینوں سے آ رہا ہوں اور تمہیں پکار رہا ہوں تم سے میرا سوال بجز دعا کروانے کے اور کچھ نہیں تم میرے حال کو جانتے ہو یا میرے حال سے بے خبر ہو۔ امام ابو حنیفہ نے اس کی یہ بات سن کر اس سے پوچھا (کیا ان قبر والوں نے) تیری بات کا اب دیاوہ کہنے لگا نہیں۔ تو آپ نے فرمایا تجھ پر پھٹکار تیرے ہاتھ خاک آلودہ ہوں تو ایسے (مردہ) جسموں سے بات کرتا ہے جو نہ جواب دینے کی طاقت رکھتے ہیں اور نہ کسی چیز کا اختیار رکھتے ہیں اور نہ کسی کی فریاد سن سکتے ہیں پھر امام صاحب نے یہ آیت پڑھی۔ وما انت بمسمع من فى القبور۔

اے پیغمبر تو ان کو نہیں سنا سکتا جو قبروں میں ہیں۔

گویا امام صاحب اس پر پھٹکار ڈالتے ہیں جو یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ مردے سنتے ہیں اور فقہ حنفی کی معروف کتاب درمختار میں ہے کہ مردوں کے نام پر جو نذریں نیازیں چڑھاوے چڑھائے جاتے ہیں۔ اولیاء کا تقرب حاصل کرنے کیلئے مالی نذرانے پیش کئے جاتے ہیں اور ان کی قبروں پر چراغ جلائے جاتے ہیں یہ سب چیزیں بالا جماع حرام اور باطل ہیں اور اس کی مشہور شرح ردالمختار میں اس کی کئی وجوہ ذکر کی گئی ہیں جن میں سے ایک یہ ہے ومنها انه ظن ان الميت يتصرف فى الامور دون الله تعالى واعتقاده ذالک كفر (رد المختار ۲/۴۳۱)

اور ان حرام کی وجوہ میں سے ایک یہ ہے کہ نذر دینے والا شخص مردوں کے متعلق یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ وہ اللہ کے سوا کائنات میں تصرف کرنے کا اختیار رکھتے ہیں حالانکہ مردوں کے متعلق ایسا عقیدہ رکھنا بھی کفر ہے:

اپنے من میں ڈوب کر پا جا سراغ زندگی
میرا نہیں بنتا نہ بن اپنا تو بن

ضروری اعلان

آئندہ شمارہ ان شاء اللہ

رمضان المبارک

کا خصوصی نمبر ہوگا۔

مشتہرین حضرات مجلہ ترجمان الحدیث میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

(ادارہ)

گیارہویں سالانہ

دعوتِ اہلحدیث کانفرنس

بمقام:- مرکزی جامع مسجد طیبہ اہلحدیث چک نمبر 7/8A-R' میاں چنوں ضلع خانیوال

تاریخ:- 2 نومبر ... ان شاء اللہ

زیر صدارت فضیلۃ الشیخ ڈاکٹر حافظ عبدالرشید اظہر صاحب اسلام آباد

حافظ عبدالستار صاحب

فضیلۃ الشیخ پروفیسر محمد یلیین ظفر صاحب

فضیلۃ الشیخ حافظ عبدالحمید ازہر صاحب اسلام آباد

تلاوت قرآن مجید:- زینت القراء قاری ... فیصل آباد

مقررین علماء کرام: پروفیسر حافظ عبدالرحمٰن مکی صاحب۔ حضرت مولانا قاری عبدالحفیظ صاحب فیصل آباد
حضرت مولانا قاری عبدالوکیل صدیقی صاحب خانپور۔ حضرت مولانا سید سبطین شاہ صاحب سرگودھا
حضرت مولانا قاری محمد یلیین بلوچ صاحب چیچہ وطنی۔ حضرت مولانا عابد روپڑی صاحب لاہور
حضرت مولانا قاری عبداللطیف ساجد صاحب خطیب اسلام آباد
حضرت مولانا عبدالرزاق ساجد صاحب فیصل آباد۔ حضرت مولانا حافظ عبدالستار حماد صاحب میاں چنوں

الداعی الی الخیر:- عبدالوکیل فہیم بن حافظ عبدالستار صاحب
مدیر معاون دار المطالعۃ الاسلامیہ میاں چنوں
متعلم جامعہ سلفیہ فیصل آباد